سورة بني اسرائيل

آیات ۴۷ - ۵۷

نَحۡنُ اَعۡلَمُ بِمَا يَسۡتَمِعُوۡنَ بِهٖۤ اِذۡ يَسۡتَمِعُوۡنَ اِلَيۡكَ وَاِذۡ هُمۡ نَجۡوٰۤى اِذۡ يَقُوۡلُ الظّٰلِمُوۡنَ اِنۡ تَتَّبِعُوۡنَ اِلَّا رَجُلًا
مَّسۡحُوۡرًا ﴿٤٧﴾ اُنۡظُرۡ كَيۡفَ ضَرَبُوۡا لَكَ الۡاَمۡثَالَ فَضَلُّوۡا فَلَا يَسۡتَطِيۡعُوۡنَ سَبِيۡلًا ﴿٤٨﴾ وَقَالُوۡۤا ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا
وَّرُفَاتًا ءَاِنَّا لَمَبۡعُوۡثُوۡنَ خَلۡقًا جَدِيۡدًا ﴿٤٩﴾ قُلۡ كُوۡنُوۡا حِجَارَةً اَوۡ حَدِيۡدًا ۙ ﴿٥٠﴾ اَوۡ خَلۡقًا مِّمَّا يَكۡبُرُ فِىۡ
صُدُوۡرِكُمۡ ۚ فَسَيَقُوۡلُوۡنَ مَنۡ يُّعِيۡدُنَا ؕ قُلِ الَّذِىۡ فَطَرَكُمۡ اَوَّلَ مَرَّةٍ ۚ فَسَيُنۡغِضُوۡنَ اِلَيۡكَ رُءُوۡسَهُمۡ وَ
يَقُوۡلُوۡنَ مَتٰى هُوَ ؕ قُلۡ عَسٰٓى اَنۡ يَّكُوۡنَ قَرِيۡبًا ﴿٥١﴾ يَوۡمَ يَدۡعُوۡكُمۡ فَتَسۡتَجِيۡبُوۡنَ بِحَمۡدِهٖ وَتَظُنُّوۡنَ اِنۡ لَّبِثۡتُمۡ
اِلَّا قَلِيۡلًا ع ﴿٥٢﴾

وَقُلۡ لِّعِبَادِىۡ يَقُوۡلُوا الَّتِىۡ هِىَ اَحۡسَنُ ؕ اِنَّ الشَّيۡطٰنَ يَنۡزَغُ بَيۡنَهُمۡ ؕ اِنَّ الشَّيۡطٰنَ كَانَ لِلۡاِنۡسَانِ عَدُوًّا
مُّبِيۡنًا ﴿٥٣﴾ رَبُّكُمۡ اَعۡلَمُ بِكُمۡ ؕ اِنۡ يَّشَاۡ يَرۡحَمۡكُمۡ اَوۡ اِنۡ يَّشَاۡ يُعَذِّبۡكُمۡ ؕ وَمَاۤ اَرۡسَلۡنٰكَ عَلَيۡهِمۡ وَكِيۡلًا ﴿٥٤﴾
وَرَبُّكَ اَعۡلَمُ بِمَنۡ فِى السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ؕ وَلَقَدۡ فَضَّلۡنَا بَعۡضَ النَّبِيّٖنَ عَلٰى بَعۡضٍ وَّاٰتَيۡنَا دَاوٗدَ زَبُوۡرًا ﴿٥٥﴾
قُلِ ادۡعُوا الَّذِيۡنَ زَعَمۡتُمۡ مِّنۡ دُوۡنِهٖ فَلَا يَمۡلِكُوۡنَ كَشۡفَ الضُّرِّ عَنۡكُمۡ وَلَا تَحۡوِيۡلًا ﴿٥٦﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيۡنَ
يَدۡعُوۡنَ يَبۡتَغُوۡنَ اِلٰى رَبِّهِمُ الۡوَسِيۡلَةَ اَيُّهُمۡ اَقۡرَبُ وَيَرۡجُوۡنَ رَحۡمَتَهٗ وَيَخَافُوۡنَ عَذَابَهٗ ؕ اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ
كَانَ مَحۡذُوۡرًا ﴿٥٧﴾

سُوْرَةُ بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْل

آیات 111

مکیة

سُبۡحٰنَ الَّذِیۡۤ اَسۡرٰی بِعَبۡدِہٖ لَیۡلًا مِّنَ الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ اِلَی الۡمَسۡجِدِ الۡاَقۡصَا

سورت کا مرکزی مضمون: قرآنِ کریم پر ایمان کی دعوت- انسانیت کو اللہ کی طرف سے عطا کردہ رہنمائی اور ذمہ داری (دینِ حق اور اس کے تقاضے)- ہجرت، فتح مکہ، فتح بیت المقدس کی بشارت

آیات 1 تا 10
سفر معراج مسجد حرام تا مسجد اقصیٰ
بنی اسرائیل کے عروج وزوال کی مختصر تاریخ
بنی اسرائیل (اور مشرکین) کو اسلام کی دعوت

آیات 11 تا 22
بنی نوع انسان کے لیے عبرت و نصیحت
انسان کی کامیابی وہلاکت کے اصول

آیات 23 تا 39
اسلام کی معاشرتی ہدایات
اسلامی معاشرے اور اسلامی ریاست کے بنیادی اصول

آیات 40 تا 60
مشرکین مکہ کے ساتھ کشمکش
مشرکین کے عقائد کی تردید اور توحید، رسالت اور معاد پر ان کے اعتراضات کے جواب

آیات 61 تا 70
ابلیس کی انسان دشمنی
بنی آدم کی تکریم وفضیلت
نعمت پاکر انسان کے غرور واستکبار کی تمثیل

آیات 71 تا 77
رسول اللہ ﷺ کو سرزمین مکہ سے بے اثر اور بے دخل کرنے کے منصوبوں کی ناکامی کی بشارت
ہجرت کے باب میں سنت الٰہی کی وضاحت

آیات 78 تا 82
حصول صبر وثابت کے لیے نماز، قرآنِ کریم، تہجد اور تعلق باللہ کی ہدایات

آیات 83 تا 100
کفار کی طرف سے بعض معجزات کا مطالبہ اور ان کا جواب— قرآن جیسا کلام لانے کا چیلنج
ہدایت وضلالت کے باب میں سنت الٰہی

آیات 101 تا 104
حضرت موسیٰ اور ان کے نو معجزات- ان معجزات کے دیکھنے کے باوجود فرعون کی سرکشی اور اس کا انجام
قریشی قیادت کے رویے فرعون کی طرح ہیں

آیات 105 تا 111
اختتام سورۃ
قرآن یکسر حق ہے۔ قرآن پر ایمان لانے کی ہدایت
رسول کی ذمہ داری صرف انذار وتبشیر ہے
خالص عقیدۂ توحید اختیار کرنے کی ہدایت

نَحۡنُ اَعۡلَمُ بِمَا يَسۡتَمِعُوۡنَ بِهٖۤ اِذۡ يَسۡتَمِعُوۡنَ اِلَيۡكَ وَاِذۡ هُمۡ نَجۡوٰۤى اِذۡ يَقُوۡلُ الظّٰلِمُوۡنَ اِنۡ تَتَّبِعُوۡنَ اِلَّا رَجُلًا مَّسۡحُوۡرًا ﴿۴۷﴾ اُنۡظُرۡ كَيۡفَ ضَرَبُوۡا لَكَ الۡاَمۡثَالَ فَضَلُّوۡا فَلَا يَسۡتَطِيۡعُوۡنَ سَبِيۡلًا ﴿۴۸﴾

نَحۡنُ اَعۡلَمُ بِمَا - ہم سب سے زیادہ جانتے ہیں اس کو

اَعْلَمُ : زیادہ جاننے والے (افعل التفضیل کا صیغہ)

يَسۡتَمِعُوۡنَ بِهٖۤ - یہ لوگ غور سے سنتے ہیں جس کو

(س م ع) اِسْتَمَعَ يَسْتَمِعُ ، اِسْتِمَاعٌ : کان لگا کر / غور سے سننا (VIII)

اردو میں : سمع، سماعت، سامعین، سامع

اِذۡ يَسۡتَمِعُوۡنَ اِلَيۡكَ - جب یہ کان دھرتے ہیں آپ کی طرف

وَاِذۡ هُمۡ نَجۡوٰۤى - اور جب وہ سرگوشیاں کرتے ہیں

نَجْوٰی : سرگوشی

اِذۡ يَقُوۡلُ الظّٰلِمُوۡنَ - جب کہتے ہیں یہ ظالم

اِنۡ تَتَّبِعُوۡنَ اِلَّا رَجُلًا مَّسۡحُوۡرًا - نہیں پیروی کرتے ہو تم مگر ایک سحر زدہ آدمی کی

اِتَّبَعَ يَتَّبِعُ ، اِتِّبَاعٌ پیروی کرنا (VIII)

مَسْحُوْر : جادو کیا ہوا

اُنۡظُرۡ كَيۡفَ ضَرَبُوۡا لَكَ الۡاَمۡثَالَ - دیکھو یہ کیسی مثالیں بیان کر رہے ہیں آپ کے لیے

ضَرَبُ الْاَمْثَالَ مثالیں بیان کرنا

فَضَلُّوۡا - نتیجتاً وہ گمراہ ہوئے

ضَلَّ يَضِلُّ ، ضِلَالًا : گمراہ ہونا

فَلَا يَسۡتَطِيۡعُوۡنَ سَبِيۡلًا - پس نہ پا سکیں گے راستہ

اِسْتَطَاعَ يَسْتَطِيْعُ ، اِسْتِطَاعَةٌ : طاقت رکھنا، استطاعت رکھنا (X)

وَقَالُوْٓا ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا وَّ رُفَاتًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ خَلْقًا جَدِيْدًا ﴿۴۹﴾ قُلْ كُوْنُوْا حِجَارَةً اَوْ حَدِيْدًا ﴿۵۰﴾ اَوْ خَلْقًا مِّمَّا يَكْبُرُ فِيْ صُدُوْرِكُمْ ۚ فَسَيَقُوْلُوْنَ مَنْ يُّعِيْدُنَا

وَقَالُوْٓا ءَاِذَا كُنَّا - اور انھوں نے کہا کہ کیا جب ہو جائیں گے ہم

عِظَامًا وَّ رُفَاتًا - ہڈیاں اور چورہ (خاک)

عِظَام : عَظْمٌ کی جمع (ہڈیاں)

رفَتَ يَرفُت ، رَفْتًا : چورا ہونا، ٹوٹنا، کٹنا

رُفَاتًا : بوسیدہ، گلا ہوا۔ چورا چورا

ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ - تو کیا ہم اٹھائے جائیں گے ؟

بعَثَ يَبْعَثُ ، بَعْثًا : اٹھانا، بھیجنا

لَ : لام تاکید

خَلْقًا جَدِيْدًا - ایک نئی مخلوق ہوتے ہوئے

قُلْ كُوْنُوْا حِجَارَةً - آپ کہہ دیجئے ہو جاؤ تم پتھر

حِجَارَة : (حَجَرُ کی جمع) پتھر

اَوْ حَدِيْدًا - یا لوہا

حَدِيْد : لوہا

اَوْ خَلْقًا مِّمَّا يَكْبُرُ - یا کوئی اور مخلوق جو زیادہ مشکل ہو

كَبُرَ يَكْبُرُ ، كِبْرًا : بڑا ہونا

فِيْ صُدُوْرِكُمْ - تمہارے سینوں میں (تمہاری سوچ میں) (تو پھر بھی اٹھائے جاؤ گے)

فَسَيَقُوْلُوْنَ مَنْ يُّعِيْدُنَا - تو پھر وہ ضرور کہیں گے ! ہمیں کون دوبارہ زندہ کرے گا؟

(ع و د) اَعَادَ يُعِيْدُ ، اِعَادَةٌ : دوبارہ پیدا کرنا، لوٹانا (۱۷)

اردو میں : عود، معاد، عادت، عادی، عُود، اعادہ

قُلِ الَّذِىۡ فَطَرَكُمۡ اَوَّلَ مَرَّةٍ‌ ۚ فَسَيُنۡغِضُوۡنَ اِلَيۡكَ رُءُوۡسَهُمۡ وَيَقُوۡلُوۡنَ مَتٰى هُوَ‌ ؕ قُلۡ عَسٰٓى اَنۡ يَّكُوۡنَ قَرِيۡبًا ﴿۵۱﴾ يَوۡمَ يَدۡعُوۡكُمۡ فَتَسۡتَجِيۡبُوۡنَ بِحَمۡدِهٖ وَتَظُنُّوۡنَ اِنۡ لَّبِثۡتُمۡ اِلَّا قَلِيۡلًا ﴿۵۲﴾ (ع)

قُلِ الَّذِىۡ فَطَرَكُمۡ - آپ کہہ دیجئے وہی جس نے پیدا کیا

فَطَرَ يَفۡطُرُ ، فَطۡرًا :عدم سے وجود میں لانا

اَوَّلَ مَرَّةٍ - پہلی بار

مَرَّةٍ :مرتبہ، بار

فَسَيُنۡغِضُوۡنَ اِلَيۡكَ - پس وہ ہلائیں گے آپ کی طرف

(ن غ ض) اَنۡغَضَ يُنۡغِضُ ، اِنۡغَاضٌ: نفرت/تعجب سے سر ہلانا (IV)

رُءُوۡسَهُمۡ وَيَقُوۡلُوۡنَ - اپنے سروں کو اور کہیں گے

رُءُوۡس: رَاۡسٌ کی جمع

مَتٰى هُوَ - (کہ) کب ہوگا یہ ؟

مَتٰى :استفہامیہ (کب)

قُلۡ عَسٰٓى اَنۡ يَّكُوۡنَ قَرِيۡبًا - ان سے کہیے کہ ہو سکتا ہے کہ ہو وہ قریب ہی

يَوۡمَ يَدۡعُوۡكُمۡ فَتَسۡتَجِيۡبُوۡنَ - جس دن پکارے گا وہ تمہیں تو تعمیل کرو گے تم

اِسۡتَجَابَ يَسۡتَجِيۡبُ ، اِسۡتِجَابَةٌ
قبول کرنا، تعمیل کرنا (X)

بِحَمۡدِهٖ وَتَظُنُّوۡنَ - اس کی حمد کے ساتھ اور گمان کرو گے (کہ)

ظَنَّ يَظُنُّ ، ظَنًّا :گمان کرنا

اِنۡ لَّبِثۡتُمۡ اِلَّا قَلِيۡلًا - نہیں رہے تھے تم (دُنیا میں) مگر تھوڑی دیر۔

لَبِثَ يَلۡبَثُ ، لَبۡثٌ: ٹھہرنا، رہنا

نَحۡنُ اَعۡلَمُ بِمَا يَسۡتَمِعُوۡنَ بِهٖۤ اِذۡ يَسۡتَمِعُوۡنَ اِلَيۡكَ وَاِذۡ هُمۡ نَجۡوٰۤى اِذۡ يَقُوۡلُ الظّٰلِمُوۡنَ اِنۡ تَتَّبِعُوۡنَ اِلَّا رَجُلًا مَّسۡحُوۡرًا ﴿۴۷﴾ اُنۡظُرۡ كَيۡفَ ضَرَبُوۡا لَكَ الۡاَمۡثَالَ فَضَلُّوۡا
فَلَا يَسۡتَطِيۡعُوۡنَ سَبِيۡلًا ﴿۴۸﴾ وَقَالُوۡۤا ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا وَّرُفَاتًا ءَاِنَّا لَمَبۡعُوۡثُوۡنَ خَلۡقًا جَدِيۡدًا ﴿۴۹﴾ قُلۡ كُوۡنُوۡا حِجَارَةً اَوۡ حَدِيۡدًا ۙ ﴿۵۰﴾ اَوۡ خَلۡقًا مِّمَّا يَكۡبُرُ فِىۡ
صُدُوۡرِكُمۡ‌ ۚ فَسَيَـقُوۡلُوۡنَ مَنۡ يُّعِيۡدُنَا‌ ؕ قُلِ الَّذِىۡ فَطَرَكُمۡ اَوَّلَ مَرَّةٍ‌ ۚ فَسَيُنۡغِضُوۡنَ اِلَيۡكَ رُءُوۡسَهُمۡ وَيَقُوۡلُوۡنَ مَتٰى هُوَ‌ ؕ قُلۡ عَسٰۤى اَنۡ يَّكُوۡنَ قَرِيۡبًا ﴿۵۱﴾ يَوۡمَ
يَدۡعُوۡكُمۡ فَتَسۡتَجِيۡبُوۡنَ بِحَمۡدِهٖ وَتَظُنُّوۡنَ اِنۡ لَّبِثۡتُمۡ اِلَّا قَلِيۡلًا ﴿۵۲﴾

ہمیں معلوم ہے کہ جب وہ کان لگا کر تمہاری بات سنتے ہیں تو دراصل کیا سنتے ہیں، اور جب بیٹھ کر باہم سرگوشیاں کرتے ہیں تو کیا کہتے ہیں یہ ظالم آپس میں کہتے ہیں کہ یہ ایک سحر زدہ آدمی ہے جس کے پیچھے تم لوگ جارہے ہو، دیکھو، کیسی باتیں ہیں جو یہ لوگ تم پر چھانٹتے ہیں یہ بھٹک گئے ہیں اِنہیں راستہ نہیں ملتا، وہ کہتے ہیں "جب ہم صرف ہڈیاں اور خاک ہو کر رہ جائیں گے تو کیا ہم نئے سرے سے پیدا کر کے اٹھائے جائیں گے؟ ان سے کہو "تم پتھر یا لوہا بھی ہو جاؤ یا اس سے بھی زیادہ سخت کوئی چیز جو تمہارے ذہن میں قبولِ حیات سے بعید تر ہو" (پھر بھی تم اٹھ کر رہو گے) وہ ضرور پوچھیں گے "کون ہے وہ جو ہمیں پھر زندگی کی طرف پلٹا کر لائے گا؟" جواب میں کہو "وہی جس نے پہلی بار تم کو پیدا کیا" وہ سر ہلا ہلا کر پوچھیں گے "اچھا، تو یہ ہوگا کب؟" تم کہو "کیا عجب، وہ وقت قریب ہی آلگا ہو، جس روز وہ تمہیں پکارے گا تو تم اس کی حمد کرتے ہوئے اس کی پکار کے جواب میں نکل آؤ گے اور تمہارا گمان اُس وقت یہ ہوگا کہ ہم بس تھوڑی دیر ہی اِس حالت میں پڑے رہے ہیں

محمد اقبال

نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَسْتَمِعُوْنَ بِهٖٓ اِذْ يَسْتَمِعُوْنَ اِلَيْكَ وَاِذْ هُمْ نَجْوٰٓى اِذْ يَقُوْلُ الظّٰلِمُوْنَ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُوْرًا ﴿٤٧﴾
اُنْظُرْ كَيْفَ ضَرَبُوْا لَكَ الْاَمْثَالَ فَضَلُّوْا فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ سَبِيْلًا ﴿٤٨﴾ وَقَالُوْٓا ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا وَّ رُفَاتًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ
خَلْقًا جَدِيْدًا ﴿٤٩﴾ قُلْ كُوْنُوْا حِجَارَةً اَوْ حَدِيْدًا ۙ﴿٥٠﴾ اَوْ خَلْقًا مِّمَّا يَكْبُرُ فِيْ صُدُوْرِكُمْ ۚ فَسَيَقُوْلُوْنَ مَنْ يُّعِيْدُنَا ۭ قُلِ
الَّذِيْ فَطَرَكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ ۚ فَسَيُنْغِضُوْنَ اِلَيْكَ رُءُوْسَهُمْ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هُوَ ۭ قُلْ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ قَرِيْبًا ﴿٥١﴾ يَوْمَ يَدْعُوْكُمْ
فَتَسْتَجِيْبُوْنَ بِحَمْدِهٖ وَتَظُنُّوْنَ اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿٥٢﴾

We are well aware of what they wish to hear when they listen to you and what they say when they confer in whispers, when the wrong-doers say: "You are only following one who is bewitched.“ Just see how strange are the things they invent about you. They have altogether strayed, and are unable to find the right way. They say: "When we are turned to bones and particles (of dust), shall we truly be raised up as a new creation?
Tell them: "(You will be raised afresh even if) you turn to stone or iron, or any other form of creation you deem hardest of all (to recreate from)." They will certainly ask: "Who will bring us back (to life)?" Say: "He Who created you in the first instance." They will shake their heads at you and inquire: "When will that be?“ Say: "Perhaps that time might have drawn near; on the Day when He will call you and you will rise praising Him in response to His call, and you will believe that you had lain in this state only for a while."

نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَسْتَمِعُوْنَ بِهٖٓ اِذْ يَسْتَمِعُوْنَ اِلَيْكَ وَاِذْ هُمْ نَجْوٰٓى اِذْ يَقُوْلُ الظّٰلِمُوْنَ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُوْرًا ﴿٤٧﴾ اُنْظُرْ كَيْفَ ضَرَبُوْا لَكَ الْاَمْثَالَ فَضَلُّوْا فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ سَبِيْلًا ﴿٤٨﴾

قرآن کے بارے میں قریش کا متضاد اور غیر متفقہ ردِ عمل

- یہ اشارہ کفارِ مکہ کی طرف۔ یہ چھپ چھپ کر قرآن سنتے اور پھر آپس میں مشورے کرتے تھے کہ اس کا توڑ کیا ہونا چاہیے؟ یا اس لیے سنتے کہ کوئی پہلو اعتراض اور نکتہ چینی کا ہاتھ آئے اور اس کو وہ اس کے خلاف بدگمانیاں پھیلانے کے لیے لے اڑیں
- قرآن کی زبردست تاثیر جو اس معاشرے کے افراد کو اپنی طرف کھینچ رہی تھی اس کے بارے میں وہ کہتے کہ اس کلام میں تم جو زور دیکھ رہے ہو وہ دراصل ساحرانہ کلام کا زور ہے۔ لیکن خود ان کے اس الزام کے اندر ان کی کمزوری ظاہر تھی
- وہ اندر اندر سے یہ اعتراف کرتے تھے کہ یہ کلام کسی انسان کا کلام نہیں ہو سکتا، اس کے اندر غیر بشری رنگ ہے یہ کوئی فوق البشر کلام ہے، اس لیے کبھی اسے جادو گری کہتے، کبھی کچھ اور کہتے، لیکن ان کو اس حقیقت کے اعتراف کی توفیق نہ ہوتی کہ یہ کلام الٰہی ہے کیونکہ کوئی بھی انسان ایسا کلام پیش نہیں کر سکتا، نہ انسان کے علاوہ کوئی اور مخلوق ایسا کلام بنا سکتی ہے۔
- جو لوگ کسی دعوت کو اس کے جوہر کی بنیاد پر نہ دیکھیں بلکہ اس اعتبار سے دیکھیں کہ وہ ان کی حیثیت کی تصدیق کرتی ہے یا تردید، ایسے لوگ کبھی صداقت کو پانے میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔
- آپ (ﷺ) اور قرآن کے متعلق یہ لوگ کوئی ایک متفقہ بات نہ کہتے بلکہ کبھی کچھ کہتے اور کبھی کچھ۔ ان کی یہ متضاد باتیں خود اس بات کا ثبوت ہیں کہ حقیقت ان کو معلوم نہیں ہے، ورنہ ظاہر ہے کہ وہ آئے دن ایک نئی بات چھانٹنے کے بجائے کوئی ایک ہی قطعی رائے ظاہر کرتے۔ اس سے پتہ چل جاتا ہے کہ صداقت سے ان کو کوئی واسطہ نہیں ہے، محض عداوت کی بنا پر ایک سے ایک بڑھ کر جھوٹ گھڑے جا رہے ہیں

وَقَالُوْٓا ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا وَّ رُفَاتًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ خَلْقًا جَدِيْدًا ﴿٤٩﴾ قُلْ كُوْنُوْا حِجَارَةً اَوْ حَدِيْدًا ﴿٥٠﴾ اَوْ خَلْقًا مِّمَّا يَكْبُرُ فِيْ صُدُوْرِكُمْ ۚ فَسَيَقُوْلُوْنَ مَنْ يُّعِيْدُنَا ؕ قُلِ الَّذِيْ فَطَرَكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ ۚ فَسَيُنْغِضُوْنَ
اِلَيْكَ رُءُوْسَهُمْ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هُوَ ؕ قُلْ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ قَرِيْبًا ﴿٥١﴾

مشرکین کا اصل مرض

- جیسا کہ قرآنِ کریم کے دوسرے متعدد مقامات سے معلوم ہوتا ہے کہ مشرکین کا اصل مرض آخرت کا انکار تھا۔ انہیں اس بات سے تعجب تھا کہ جب ہم فنا کی گھاٹ اتر جائیں گے اور ہمیں لحد میں اتار دیا جائے گا تو ایک مدت کے بعد یقیناً زمین ہمارے جسموں کو کھا جائے گی اور ہماری ہڈیاں ریزہ ریزہ ہو جائیں گی تو ہمیں کس طرح از سرِ نو زندہ کرکے اٹھایا جائے گا۔ ہمارا جسم نہ جانے مٹی کی کس تہہ میں مٹی بن کر شامل ہو چکا ہوگا۔ دوبارہ زندگی کس قالب میں ڈالی جائے گی
- یہاں وقوعِ قیامت کے متعلق کفار کی شکوک و شبہات کے بیان کے ساتھ ان کا رد بھی کیا جا رہا ہے
- اللہ نے فرمایا کہ کہ تم اگر پتھر یا لوہا بھی ہو جاؤ یا اس سے بھی کوئی سخت چیز جس کے بارے میں تمہارا گمان ہو کہ وہ زندگی کو بالکل قبول نہیں کر سکتی تو یاد رکھو تمہیں پھر بھی دوبارہ زندہ ہونا ہوگا۔ جو پہلی بار پیدا کر سکتا ہے وہ دوبار پیدا کیوں نہیں کر سکتا
- انسان کا وجودِ اول واضح طور پر اس کے وجودِ ثانی کو ممکن ثابت کرتا ہے۔ جو شخص انسان کی پہلی پیدائش کو بطورِ واقعہ مانتا ہو، اس کے پاس کوئی حقیقی دلیل نہیں جس سے وہ انسان کی دوسری پیدائش کے امکان کو نہ مانے۔
- دین کے متعلق لوگوں کے شبہات کے جواب دینے کی اہمیت (قُلْ كُوْنُوْا حِجَارَةً...)، یہاں آپ ﷺ کو اس کا حکم دیا گیا

وَقُلْ لِّعِبَادِىْ يَقُوْلُوا الَّتِىْ هِىَ اَحْسَنُ ؕ اِنَّ الشَّيْطٰنَ يَنْزَغُ بَيْنَهُمْ ؕ اِنَّ الشَّيْطٰنَ كَانَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوًّا مُّبِيْنًا ﴿۵۳﴾ رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِكُمْ ؕ اِنْ يَّشَاْ يَرْحَمْكُمْ

وَقُلْ لِّعِبَادِىْ - اور کہہ دیجئے میرے بندوں سے

يَقُوْلُوا الَّتِىْ هِىَ اَحْسَنُ - کہ وہ کہیں ایسی بات جو ہو بہترین

اِنَّ الشَّيْطٰنَ - بیشک یہ شیطان

يَنْزَغُ بَيْنَهُمْ - وسوسہ ڈالتا ہے ان کے درمیان

نَزَغَ يَنْزَغُ ، نَزْغًا : جھگڑا ڈالنا، اختلاف پیدا کرنا

اِنَّ الشَّيْطٰنَ كَانَ - یقیناً شیطان ہے

لِلْاِنْسَانِ عَدُوًّا مُّبِيْنًا - انسان کا کھلا دشمن

عَدُوّ : دشمن

مُّبِيْن : کھلا

رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِكُمْ - تمہارا رب سب سے زیادہ جاننے والا ہے تم لوگوں کو

اِنْ يَّشَاْ يَرْحَمْكُمْ - اگر چاہے تو رحم فرمائے تم پر

اَوْ اِنْ يَّشَاْ يُعَذِّبْكُمْ ؕ وَمَاۤ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ وَكِيْلًا ﴿۵۴﴾ وَرَبُّكَ اَعْلَمُ بِمَنْ فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَلَقَدْ فَضَّلْنَا بَعْضَ النَّبِيّٖنَ عَلٰى بَعْضٍ وَّاٰتَيْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا ﴿۵۵﴾

اَوْ اِنْ يَّشَاْ يُعَذِّبْكُمْ - یا اگر چاہے تو سزا دے تم کو

وَمَاۤ اَرْسَلْنٰكَ - اور نہیں بھیجا ہے ہم نے آپ کو

عَلَيْهِمْ وَكِيْلًا - ان پر کوئی نگہبان بنا کر۔

وَرَبُّكَ اَعْلَمُ - اور آپ کا رب سب سے زیادہ جاننے والا ہے

بِمَنْ فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ - ان سب کو جو آسمانوں میں ہیں اور زمین میں

وَلَقَدْ فَضَّلْنَا - اور یقیناً فضیلت دی ہے ہم نے

فَضَّلَ يُفَضِّلُ ، تَفْضِيْلًا: فضیلت دینا (۱۱)

بَعْضَ النَّبِيّٖنَ عَلٰى بَعْضٍ - بعض نبیوں کو بعض پر

وَّاٰتَيْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا - اور دی تھی ہم نے داؤد کو زبور۔

زبر - لکھنا، نقل کرنا

زَبُور - صحیفے، اوراق لکھے ہوئے (اس کی جمع زُبُر)

زَبُور - وہ کتاب جو جلی اور گاڑھے خط میں لکھی گئی ہو

وَقُلْ لِّعِبَادِيْ يَقُوْلُوا الَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ ۭ اِنَّ الشَّيْطٰنَ يَنْزَغُ بَيْنَهُمْ ۭ اِنَّ الشَّيْطٰنَ كَانَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوًّا مُّبِيْنًا ﴿٥٣﴾ رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِكُمْ ۭ اِنْ يَّشَاْ
يَرْحَمْكُمْ اَوْ اِنْ يَّشَاْ يُعَذِّبْكُمْ ۭ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ وَكِيْلًا ﴿٥٤﴾ وَرَبُّكَ اَعْلَمُ بِمَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَلَقَدْ فَضَّلْنَا بَعْضَ النَّبِيّٖنَ عَلٰي
بَعْضٍ وَّاٰتَيْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا ﴿٥٥﴾

اور اے محمدؐ، میرے بندوں سے کہہ دو کہ زبان سے وہ بات نکالا کریں جو بہترین ہو دراصل یہ شیطان ہے جو انسانوں کے درمیان فساد ڈلوانے کی کوشش کرتا ہے حقیقت یہ ہے کہ شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے، تمہارا رب تمہارے حال سے زیادہ واقف ہے، وہ چاہے تو تم پر رحم کرے اور چاہے تو تمہیں عذاب دے دے اور اے نبیؐ، ہم نے تم کو لوگوں پر حوالہ دار بنا کر نہیں بھیجا ہے، تیرا رب زمین اور آسمانوں کی مخلوقات کو زیادہ جانتا ہے ہم نے بعض پیغمبروں کو بعض سے بڑھ کر مرتبے دیے، اور ہم نے ہی داؤدؑ کو زبور دی تھی

Tell My servants, (O Muhammad), to say always that which is best. Verily it is Satan who sows discord among people. Satan indeed is an open enemy to mankind. Your Lord knows you best. He will have mercy on you if He wills and chastise you if He wills. We have not sent you, (O Muhammad), as an overseer over them. Your Lord knows all who dwell in the heavens and the earth. We have exalted some Prophets over others, and We gave the Psalms to David.

وَقُلْ لِّعِبَادِیْ یَقُوْلُوا الَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ ؕ اِنَّ الشَّیْطٰنَ یَنْزَغُ بَیْنَهُمْ ؕ اِنَّ الشَّیْطٰنَ كَانَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوًّا مُّبِیْنًا ﴿۵۳﴾ رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِكُمْ ؕ اِنْ یَّشَاْ یَرْحَمْكُمْ اَوْ اِنْ یَّشَاْ یُعَذِّبْكُمْ ؕ وَمَاۤ اَرْسَلْنٰكَ عَلَیْهِمْ وَكِیْلًا ﴿۵۴﴾

حکمتِ تبلیغ کی تعلیم

- یہ آیات داعی اور اس کے مخاطبین (مدعو) کے نازک رشتہ کے بارے میں ہے، حکم دیا گیا ہے کہ مدعو کی طرف سے خواہ کتنی ہی سخت بات کہی جائے اور کتنا ہی اشتعال انگیز معاملہ کیا جائے، داعی کو ہر حال میں قولِ احسن کا پابند رہنا ہے۔ کیونکہ داعی اگر جوابی ذہن کے تحت کارروائی کرے تو مدعو کے اندر مزید نفرت اور ضد کی نفسیات ابھرے گی۔ اور داعی اور مدعو کے درمیان ایسی کشمکش پیدا ہوگی کہ لوگ داعی کی بات کو ٹھنڈے ذہن کے ساتھ سننے کے قابل ہی نہ رہیں۔
- تبلیغ کی اس حکمت میں کئی اور چیزیں بھی شامل ہیں جیسے مخاطبین سے گفتگو اور مباحثے میں تیز کلامی، مبالغے اور غلو سے کام لینا، خلافِ حق بات کہنا، غصے میں آپے سے باہر ہونا، بیہودگی کا جواب بیہودگی سے دینا۔
- اقامتِ دین کے لیے دعوت و تبلیغ کی کامیابی کا راستہ ہمیشہ صبر، عفو و درگزر اور اعلیٰ اخلاق کے اندر سے گزرتا ہے۔ داعیانِ حق کو تحمل، بردباری اور برداشت کا مظاہرہ کرنا چاہیے۔ ایسا نہ ہو کہ وہ اشتعال میں آکر اعلیٰ اخلاق کا دامن ہاتھ سے چھوڑ بیٹھیں۔
- یہاں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ داعی اور مدعو کے اندر ضد اور نفرت کی فضا پیدا ہونا سراسر شیطان کی موافقت میں ہے تاکہ وہ حق کے پیغام کو لوگوں کے لیے ناقابلِ قبول بنا دے
- اچھے کلمات، شائستہ کردار اور بہترین اخلاق، شیطان کے نفوذ سے مانع اور اختلاف و دشمنی کے اسباب کو ختم کرتا ہے۔
- ہدایت کو قبول کرنا یا نہ کرنا ہر شخص کا ذاتی معاملہ اور ذاتی انتخاب ہے۔ داعی صرف پیغام پہنچانے کا ذمہ دار ہے لوگوں کو ہدایت پر لانے کا مکلّف نہیں

وَ رَبُّكَ اَعْلَمُ بِمَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ وَ لَقَدْ فَضَّلْنَا بَعْضَ النَّبِيّٖنَ عَلٰى بَعْضٍ وَّ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا ۝۵۵

فضیلتِ انبیاء میں صحیح نقطۂ نظر

- مذہبی مباحث میں عام طور پر جو چیز سب سے زیادہ فتنے کا سبب بنتی ہے وہ اپنے اپنے رہنماؤں اور پیشواؤں کی ترجیح اور تفضیل ہے، جو جس کو مانتا ہے ساری فضیلت بس اسی کے ساتھ باندھ کے رکھ دیتا ہے، کسی دوسرے کے لیے کسی فضیلت کے تسلیم کرنے میں وہ اپنی سبکی اور شکست محسوس کرتا ہے
- اس طرح کی بحثیں بالعموم یہودی اٹھایا کرتے تھے جو ساری فضیلت حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ بیان کرتے، قریشِ مکہ اسی طرح کا رویہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ روا رکھے ہوئے تھے اور کہتے تھے کہ کہاں ابراہیم علیہ السلام کا مقام اور کہاں آپ؟
- قرآن نے اس فتنہ کا سر کچلنے کے لیے مسلمانوں کو یہ تعلیم دی کہ زمین اور آسمان میں جو ہیں سب سے اللہ ہی خوب واقف ہے، اس نے ہی ایک سے ایک بڑھ کر پیغمبر (علیہ السلام) بھیجے۔ حضرت ابراہیمؑ کو اس وقت کی دنیا کا امام بنایا۔ حضرت موسیٰؑ کو شرف ہم کلامی بخشا اور حضرت عیسیٰؑ کو بینات عطا فرمائے اور حضرت داؤدؑ کو زبور عطا فرمائی ۔ اللہ تعالیٰ ان تمام کے مقامات و مراتب سے آگاہ ہے۔ مسلمانوں کو یہ تعلیم دی گئی کہ اللہ تعالیٰ نے جس پیغمبر (علیہ السلام) کو جو مقام دیا ہے تم اسے بیان کرو۔ اسی طرح آپ ﷺ کو جو اعلیٰ مقامات عطا فرمائے ہیں، ان کا بھی ذکر کرو، لیکن کسی سے الجھنے کی ضرورت نہیں
- حضرت داؤد علیہ السلام کا خاص طور پر ذکر شاید اس لیا کیا گیا ہے کہ آپ نبی ہونے کے ساتھ ساتھ پیغمبر بھی تھے۔ مشرکین مکہ آپ ﷺ کو کہتے تھے کہ آپؐ بیوی بچوں والے ہیں، کھاتے پیتے ہیں، بازار جاتے ہیں، خرید و فروخت کرتے ہیں گویا آپ ایک دنیا دار آدمی ہیں اور اس کام (نبوت و رسالت) کو دنیا داری سے کیا واسطہ؟ انہیں یہاں بتایا گیا ہے کہ ایک پوری بادشاہت کے انتظام سے بڑھ کر دنیاداری اور کیا ہوگی؟ مگر اس کے باوجود داؤد علیہ السلام کو نبوت اور کتاب سے سرفراز کیا گیا۔

قُلِ ادْعُوا الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ فَلَا يَمْلِكُوْنَ كَشْفَ الضُّرِّ عَنْكُمْ وَ لَا تَحْوِيْلًا ﴿۵۶﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ يَبْتَغُوْنَ اِلٰى رَبِّهِمُ الْوَسِيْلَةَ

قُلِ ادْعُوا الَّذِيْنَ - آپ کہہ دیجئے پکارو تم ان کو جن کا

زَعَمْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ - تمہیں زعم ہے اس (اللہ) کے علاوہ

زَعَمَ يَزْعَمُ ، زَعْمًا: کسی چیز کے بارے میں خیال کرنا وہ خواہ غلط ہو یا صحیح، سمجھنا، گمان کرنا

فَلَا يَمْلِكُوْنَ - سو نہیں اختیار رکھتے وہ

مَلَكَ يَمْلِكُ ، مَلْكًا و مُلْكًا :مالک بننا،اختیار رکھنا

كَشْفَ الضُّرِّ عَنْكُمْ - دور کرنے کا تکلیف کو تم سے

كَشْفَ :دور کرنا

اَلضُّرّ :تکلیف، باطنی یا جسمانی بدحالی

وَ لَا تَحْوِيْلًا - اور نہ حالت بدلنے کا۔

تَحْوِيْل :بدلنا(یہاں مراد ہے کسی سے مصیبت کو دور کرنا اور اسے کسی دوسرے پر ڈالنا یا اس کی بری حالت کو بدل کر اچھی حالت میں بدلنا ہے

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ - وہ لوگ جن کو یہ پکارتے ہیں

يَبْتَغُوْنَ - وہ (تو خود) تلاش کرتے ہیں

اِبْتَغٰى يَبْتَغِيْ ، اِبْتِغَآءٌ :تلاش کرنا (VIII)

اِلٰى رَبِّهِمُ الْوَسِيْلَةَ - اپنے رب کی طرف وسیلہ (قربت کو)

وَسِيْلَة :رسائی کا ذریعہ، پہنچ کا راستہ، قرب کا ذریعہ، وسیلہ، ذریعہ، قرب

اَيُّهُمۡ اَقۡرَبُ وَيَرۡجُوۡنَ رَحۡمَتَهٗ وَيَخَافُوۡنَ عَذَابَهٗ ؕ اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ كَانَ مَحۡذُوۡرًا ﴿۵۷﴾

اَيُّهُمۡ اَقۡرَبُ - (کہ) کون ان میں سے (اس کا) مقرب ہوتا ہے

اَیُّ : استفہامیہ (کون)

اَقۡرَب : قُرۡبٌ سے افعل التفضیل کا صیغہ (زیادہ قریب)

وَيَرۡجُوۡنَ رَحۡمَتَهٗ - اور وہ امید رکھتے ہیں اس کی رحمت کی

رَجَا يَرۡجُوۡ ، رَجَآءٌ : امید رکھنا، توقع رکھنا

وَيَخَافُوۡنَ عَذَابَهٗ - اور ڈرتے ہیں اس کے عذاب سے

اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ - بیشک عذاب تیرے رب کا

كَانَ مَحۡذُوۡرًا - ہے کہ جس سے بچا جائے

حَذَرَ يَحۡذَرُ ، حَذَرًا : ڈرنا، بچنا

مَحۡذُوۡر : ڈرنے کی چیز۔ قابل خوف، خوفناک (اسم مفعول)

اردو میں : حذر، تحذیر

قُلِ ادْعُوا الَّذِينَ زَعَمْتُمْ مِّن دُونِهِ فَلَا يَمْلِكُونَ كَشْفَ الضُّرِّ عَنكُمْ وَلَا تَحْوِيلًا ﴿٥٦﴾ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ يَدْعُونَ يَبْتَغُونَ إِلَىٰ رَبِّهِمُ
الْوَسِيلَةَ أَيُّهُمْ أَقْرَبُ وَيَرْجُونَ رَحْمَتَهُ وَيَخَافُونَ عَذَابَهُ ۚ إِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ كَانَ مَحْذُورًا ﴿٥٧﴾

اِن سے کہو، پکار دیکھو اُن معبودوں کو جن کو تم خدا کے سوا (اپنا کارساز) سمجھتے ہو، وہ کسی تکلیف کو تم سے نہ ہٹا سکتے ہیں نہ بدل سکتے ہیں

جن کو یہ لوگ پکارتے ہیں وہ تو خود اپنے رب کے حضور رسائی حاصل کرنے کا وسیلہ تلاش کر رہے ہیں کہ کون اُس سے قریب تر ہو جائے اور وہ اُس کی رحمت کے امیدوار اور اُس کے عذاب سے خائف ہیں حقیقت یہ ہے کہ تیرے رب کا عذاب ہے ہی ڈرنے کے لائق

Tell them: "Call upon those whom you fancy to be (your helpers) instead of Him! They have no power to remove any affliction from you, nor can they shift it (to any other)."

Those whom they call upon are themselves seeking the means of access to their Lord, each trying to be nearer to Him. They crave for His Mercy and dread His chastisement. Surely your Lord's punishment is to be feared.

قُلِ ادْعُوا الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ فَلَا يَمْلِكُوْنَ كَشْفَ الضُّرِّ عَنْكُمْ وَلَا تَحْوِيْلًا ﴿٥٦﴾

نبی کریم ﷺ کو غیر اللہ کی ناتوانی، عاجزی اور مدد نہ کر سکنے کی حقیقت بیان کرنے کے اعلان کا حکم

- گذشتہ تین آیات (53-55) بطور جملہ معترضہ ، برسر موقع تنبیہ و ہدایت کے لیے آ گئی تھیں، اب پھر کلام اپنے اصلی سلسلہ یعنی آیات 51۔ 52 سے جڑ گیا (جہاں توحید کے مضمون کا بیان تھا)
- یہاں فرمایا کہ جن کو تم خدا کا شریک بنائے بیٹھے ہو اگر تمہارا گمان یہ ہے کہ وہ تمہاری مدد کریں گے تو ان کو بلا دیکھو، نہ وہ کسی مصیبت کو دور کر سکیں گے اور نہ یہ کر سکیں گے کہ کچھ دیر ہی کے لیے اس کا رخ کسی اور کی طرف موڑ دیں۔
- اس آیت کریمہ میں تدبر کریں تو تو دو باتیں سمجھ میں آتی ہیں۔ **ایک یہ بات** کہ جس طرح غیر اللہ کو سجدہ کرنا اور اس کی پوجا پاٹ کرنا شرک ہے۔ اسی طرح غیر اللہ سے استمداد اور استعانت اور انھیں مدد کے لیے پکارنا بھی شرک ہے۔ دونوں میں عبادت ہونے کے اعتبار سے کوئی فرق نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے یہ حق صرف اپنے لیے مخصوص رکھا ہے کہ اسی کو سجدہ کیا جائے، اسی کے سامنے دست سوال پھیلایا جائے اور اسی کو غیب میں پکارا جائے۔
- **دوسری یہ بات** معلوم ہوتی ہے کہ غیر اللہ سے مراد صرف بت نہیں بلکہ وہ تمام قوتیں اور تمام شخصیات ہیں جنھیں لوگ ہمیشہ عبادت یا استمداد کے لیے پکارتے رہے۔ چاہے وہ بت ہوں، چاہے وہ گزرے ہوئے بزرگ جن کی عقیدت میں لوگوں نے ان کے مجسمے بنا لیے، چاہے وہ فرشتے ہوں اور چاہے وہ مظاہر فطرت ہوں۔ ان کے ساتھ وہ معاملہ کرنا جو اللہ تعالیٰ کی ذات کے ساتھ کیا جاتا ہے بہر صورت شرک ہے

أُولَٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ يَبْتَغُوْنَ اِلٰى رَبِّهِمُ الْوَسِيْلَةَ اَيُّهُمْ اَقْرَبُ وَيَرْجُوْنَ رَحْمَتَهٗ وَيَخَافُوْنَ عَذَابَهٗ ؕ اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ كَانَ مَحْذُوْرًا ﴿۵۷﴾

ایک غلط فہمی کا ازالہ

- یہ الفاظ خود گواہی دے رہے ہیں کہ مشرکین کے جن معبودوں اور فریاد رسوں کا یہاں ذکر کیا جا رہا ہے ان سے مراد پتھر کے بت نہیں ہیں، بلکہ یا تو فرشتے ہیں یا گزرے ہوئے زمانے کے برگزیدہ انسان
- مشرکین فرشتوں کو اللہ کی بیٹیاں قرار دیتے تھے، بعض لوگ حضرت عزیر کو ابن اللہ کہتے تھے اور یہ لوگ حضرت عزیر کی بندگی بھی کرتے تھے۔ بعض لوگ حضرت عیسیٰ کو اللہ کا بیٹا کہتے تھے اور ان کی بندگی کرتے تھے اور بعض لوگوں نے ان کے سوا اور معبود اور خدا بنا رکھے تھے، یہاں صاف صاف بتایا گیا ہے کہ انبیاء (علیہم السلام) ہوں یا اولیاء عظام یا فرشتے، کسی کی بھی یہ طاقت نہیں ہے کہ تمہاری دعائیں سنے اور تمہاری مدد کو پہنچے۔ تم حاجت روائی کے لیے انھیں وسیلہ بنا رہے ہو، اور ان کا حال یہ ہے کہ وہ خود اللہ کی رحمت کے امیدوار اور اس کے عذاب سے خائف ہیں، اور اس کا زیادہ سے زیادہ تقرب حاصل کرنے کے وسائل ڈھونڈ رہے ہیں۔ تو تمہارے مناسب حال بھی یہ بات ہے کہ تم بھی اللہ کا تقرب حاصل کرو جیسا کہ یہ سب اللہ کا تقرب حاصل کرتے ہیں (حالانکہ تم انہیں بڑا پہنچا ہوا سمجھ کر ان سے دعائیں اور حاجات مانگتے ہو)
- جو خود اللہ کے تقرب کے وسیلہ کی تلاش میں ہیں وہ کیسے معبود ہو سکتے ہیں؟
- قرآن حکیم میں اس بات کا بھی متعدد بار ذکر ہوا ہے کہ ایسی تمام شخصیات جنہیں دنیا میں مختلف انداز میں اللہ کے سوا پکارا جاتا تھا قیامت کے دن اپنے عقیدت مندوں کے مشرکانہ نظریات سے اظہار بیزاری کریں گی اور صاف کہہ دیں گی کہ اگر یہ لوگ ہمارے پیچھے ہمیں اللہ کا شریک ٹھہراتے رہے تھے تو ہمیں اس بارے میں کچھ خبر نہیں۔

سورۃ بنی اسرائیل - آیات ۴۷ - ۵۷

- ✓ **قریش کا متضاد رویہ:** قریشِ مکہ قرآن کو چھپ چھپ کر سنتے تھے لیکن اس کی سچائی ماننے کی بجائے اسے جادو یا ساحرانہ کلام قرار دیتے، جو ان کی کمزوری اور تذبذب کا اظہار تھا
- ✓ **حقائق سے انکار:** قریش اندرونی طور پر مانتے تھے کہ قرآن الٰہی کلام ہے مگر اپنی ضد اور غرور کی وجہ سے اس کا کھل کر اعتراف نہیں کرتے تھے
- ✓ **آخرت کا انکار:** مشرکینِ مکہ کا اصل مسئلہ آخرت کا انکار تھا، انہیں دوبارہ زندہ کیے جانے کا تصور ناقابلِ فہم لگتا تھا۔
- ✓ **دعوت و تبلیغ میں حکمت:** داعی کو حکم دیا گیا کہ سخت باتوں کے باوجود نرمی اور حسنِ اخلاق سے تبلیغ کریں تاکہ دلوں میں نفرت نہ پیدا ہو
- ✓ **فضیلتِ انبیاء میں اعتدال:** قرآن نے مسلمانوں کو سکھایا کہ تمام انبیاء کی فضیلت اللہ کے علم میں ہے، کسی نبی کو دوسرے پر فضول بحث و مباحثے کی بنیاد پر فوقیت نہ دی جائے۔
- ✓ **شرک اور استمداد:** اللہ نے واضح فرمایا کہ غیر اللہ سے مدد مانگنا اور انہیں سجدہ کرنا شرک ہے، چاہے وہ فرشتے ہوں، انبیاء یا دیگر شخصیات
- ✓ **غیر اللہ کی بے بسی:** وہ ہستیاں جنہیں لوگ معبود سمجھ کر پکارتے ہیں، خود اللہ کی رحمت کے طلبگار ہیں اور عذاب سے خوفزدہ رہتی ہیں
- ✓ **تبلیغ میں صبر و برداشت:** اقامتِ دین کے لیے داعی کو صبر، عفو و درگزر اور اعلیٰ اخلاق کی پیروی کا حکم دیا گیا ہے
- ✓ **ہدایت کا اختیار:** ہدایت قبول کرنا یا نہ کرنا ہر انسان کا ذاتی معاملہ ہے، داعی کا کام صرف پیغام پہنچانا ہے، ہدایت دینا اللہ کا اختیار

اضافی مواد

Reference Material

فضیلتِ انبیاء و رُسل

- تِلۡكَ الرُّسُلُ فَضَّلۡنَا بَعۡضَهُمۡ عَلٰى بَعۡضٍ ۘ مِنۡهُمۡ مَّنۡ كَلَّمَ اللّٰهُ وَ رَفَعَ بَعۡضَهُمۡ دَرَجٰتٍ ؕ وَ اٰتَيۡنَا عِيۡسَى ابۡنَ مَرۡيَمَ الۡبَيِّنٰتِ وَ اَيَّدۡنٰهُ بِرُوۡحِ الۡقُدُسِ ؕ
- یہ سب رسول (جو ہم نے مبعوث فرمائے) ہم نے ان میں سے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے، ان میں سے کسی سے اللہ نے (براہِ راست) کلام فرمایا اور کسی کو درجات میں (سب پر) فوقیّت دی (یعنی حضور نبی اکرم ﷺ کو جملہ درجات میں سب پر بلندی عطا فرمائی)، اور ہم نے مریم کے فرزند عیسیٰ (علیہ السلام) کو واضح نشانیاں عطا کیں اور ہم نے پاکیزہ روح کے ذریعے اس کی مدد فرمائی (البقرة– 253)
- اللہ تعالیٰ نے رسولوں کو مختلف خصوصیات میں ایک دوسرے پر فضیلت دی ہے اور قرآن پاک میں ان فضائل کو بیان بھی کیا ہے
- انبیاء اور رسل بعض بعض سے افضل ہیں، رسول انبیاء سے افضل ہیں اور رسولوں میں سے اولو العزم رسول افضل ہیں اور اولو العزم رسل پانچ ہیں جن کا اللہ تعالیٰ نے قرآن کی دو آیات میں ذکر کیا ہے۔
- احادیث مبارکہ میں بھی دیگر انبیاء علیہ السلام کے فضائل بیان ہوئے ہیں اور نبی کریم ﷺ کی فضیلت بھی۔ صحیح مسلم میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، "مجھے نبیوں پر چھ چیزوں میں فضیلت دی گئی ہے: ۱) مجھے جامع کلام کرنے کا ملکہ دیا گیا ہے۔ ۲) رعب سے میری مدد کی گئی ہے۔ ۳) غنائم کو میرے لیے حلال کیا گیا ہے۔ ۴) زمین کو میرے لیے پاکیزہ اور سجدہ گاہ بنا دیا گیا ہے۔ ۵) مجھے تمام مخلوقات کی طرف مبعوث کیا گیا ہے۔ ٦) نبوت مجھ پر ختم کی گئی ہے۔" (صحیح مسلم:523)

فضیلتِ انبیاء ورُسل

- لیکن اللہ تعالیٰ نے مومنین کی صفات بتاتے ہوئے یہ بھی فرمایا کہ " كُلٌّ آمَنَ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِّن رُّسُلِهِ ۚ یہ سب اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں کو مانتے ہیں اور ان کا قول یہ ہے کہ ہم اللہ کے رسولوں کو ایک دوسرے سے الگ نہیں کرتے" (البقرۃ - 285)
- احادیث مبارکہ میں بھی متعدد ایسی روایات موجود ہیں جن میں نبی اکرم ﷺ نے انبیاء ورُسل کو ایک دوسرے پر ترجیح دینے کی ممانعت کی ہے:

⇦ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ "میری تعریف میں مبالغہ نہ کرو جیسے انصارنے عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کی تعریف میں مبالغہ کیا، میں تو اللہ کا بندہ ہوں اور کچھ نہیں، پس اس طرح کہو کہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول۔" (البخاری :3261)

⇦ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:" لَا تُخَيِّرُوا بَيْنَ الْأَنْبِيَاءِ ۔ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ فرمایا " نبیوں کو ایک دوسرے پر فضیلت نہ دو "صحیح البخاری(2412)، صحیح مسلم، مسند احمد

اس سے مراد ہے کہ ایک کو دوسرے پر ایسی فضیلت نہ دو کہ دوسرے کی تنقیص لازم آئے۔

⇦ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:" مَا يَنْبَغِي لِعَبْدٍ أَنْ يَقُولَ: إِنِّي خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى" عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”کسی بندے کے لیے درست نہیں کہ وہ کہے کہ میں یونس بن متی سے بہتر ہوں - صحیح البخاری(3395)، صحیح مسلم، مسند احمد

فضیلتِ انبیاء ورُسل

⇦ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ یہود کے ایک شخص نے کہا: قسم اس ذات کی جس نے موسیٰ علیہ السلام کو چن لیا، یہ سن کر مسلمان نے یہودی کے چہرہ پر طمانچہ رسید کر دیا، یہودی رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا اور اس کی شکایت کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: " مجھے موسیٰ علیہ السلام پر فضیلت نہ دو، (پہلا صور پھونکنے سے) سب لوگ بیہوش ہو جائیں گے تو سب سے پہلے میں ہوش میں آؤں گا، اس وقت موسیٰ علیہ السلام عرش کا ایک کنارا مضبوطی سے پکڑے ہوئے ہوں گے، تو مجھے نہیں معلوم کہ آیا وہ ان لوگوں میں سے تھے جو بیہوش ہو گئے تھے اور مجھ سے پہلے ہوش میں آ گئے، یا ان لوگوں میں سے تھے جنہیں اللہ نے بیہوش ہونے سے محفوظ رکھا "

(عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ: وَالَّذِي اصْطَفَى مُوسَى، فَرَفَعَ الْمُسْلِمُ يَدَهُ فَلَطَمَ وَجْهَ الْيَهُودِيِّ، فَذَهَبَ الْيَهُودِيُّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:" لَا تُخَيِّرُونِي عَلَى مُوسَى، فَإِنَّ النَّاسَ يُصْعَقُونَ، فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يُفِيقُ، فَإِذَا مُوسَى بَاطِشٌ فِي جَانِبِ الْعَرْشِ، فَلَا أَدْرِي أَكَانَ مِمَّنْ صَعِقَ فَأَفَاقَ قَبْلِي، أَوْ كَانَ مِمَّنْ اسْتَثْنَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ) – صحیح البخاری، صحیح مسلم، مسند احمد

رسول اکرم ﷺ نے جس چیز سے منع کیا وہ انبیاء کرام علیہم السلام کو ایک دوسرے پر حمیت و عصبیت کی بنا پر فضیلت دینا ہے، ورنہ اس میں شک نہیں کہ نبی اکرم ﷺ موسیٰ علیہ السلام سے افضل ہیں، آپ نے موسیٰ علیہ السلام کے بے ہوش نہ ہونے وغیرہ کی بات صرف اس لئے فرمائی کہ ہر نبی کو اللہ نے کچھ خصوصیات عنایت فرمائی ہیں، لیکن ان کی بنیاد پر دوسرے انبیاء کی کسرِ شان درست نہیں، ہمارے لئے سارے انبیاء علیہ السلام قابل احترام ہیں

فضیلتِ انبیاء ورُسل

- ایک مرتبہ جب نبی اکرم ﷺ کو خیر الخلائق کہا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ تو ابراہیم تھے۔ (ابی داؤد : 4672)
- ایک موقع پر سب سے زیادہ باعزت انسان کے متعلق پوچھا گیا تو آپ ﷺ حضرت یوسفؑ کا نام لیا، (البخاری: 3194)
- حضور ﷺ نے اپنی فضیلت کے بعض پہلو بھی گنوائے۔ مثلاً ایک روایت میں فرمایا کہ میں قیامت کے دن اولاد آدم کا سردار ہوں گا،(مسلم: 2278)
- ایک دوسری حدیث میں فرمایا گیا کہ " نبیوں میں فضیلتیں قائم نہ کیا کرو"۔ (صحیح بخاری:3414)
- ان تمام ہدایات کے باوجود جن میں انبیاء علیہ السلام کے درمیان فضیلت و ترجیح بیان کرنے کو منع کیا گیا ہے، مسلمان وہ سب کچھ کر رہے ہیں جس سے روکا گیا تھا۔ حتیٰ کے دیگر انبیاء کرام کو حضورؐ کے در کے 'سوالیوں' کے مقام پر پہنچا دیا گیا ہے، حالانکہ قرآن پاک میں حضور کو ان نبیوں کی لائی ہوئی ہدایت کی پیروی کرنے کا حکم دیا گیا ہے، (الانعام 90:6)۔
- یہ صورتحال اور یہ نظریات عام کرنے میں شاعروں، قوالوں، پیشہ ور نعت خوانوں اور عوامی خطیبوں کا ایک نمایاں حصہ ہے جن کی معاش اس سے جڑی ہوئی ہے
- ہمارے لیے یہی حکم ہے کہ ہم انبیاء کرام علیہم السلام کی صفات و خصوصیات کا ذکر مثبت انداز میں کریں، کسی ایمان والے کے لیے ایک نبی کا دوسرے نبی سے موازنہ کرنا اور ایک کو دوسرے پر فضیلت دینا خصوصاً جب کسی نبی علیہ السلام کی شان میں کمی آتی ہو، اس سے ہمیں منع کیا گیا ہے کیونکہ مرتبہ نبوت کے اعتبار سے تمام انبیاء برابر ہیں